

مَا قَالَ الصَّغَابُ الْإِنَابَةِ

فِي

مُقَاتَلَاتِ الصَّغَابَةِ

(يعني)

اقوال منيبين در باره جنگ صفين

(از)

سید لعل شاه بخاری تجاوز عن ذنب الباری

خطیب مدنی مسجد لائق علی چوک واه کینٹ

قیمت ۵۰-۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 ۱۱/۹
 مدبرہ معجانات

پیش لفظ

وجہ تالیف ما قال اصحاب الاناجتہ فی
 مقاتلات الصحابة
 حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کو اپنے عہد خلافت میں
 جن جنگیں کرنی پڑیں۔ اہل سنت والجماعت کے نزدیک
 بیمنوں جنگوں میں حق حضرت علیؑ کی طرف تھا۔ چنانچہ حضرت
 امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

لم یذهب الی تخطئة علیؑ ذو تحصیل اصلا

(احیاء العلوم)

کسی صاحب تحقیق نے حضرت علیؑ کی طرف خطا
 نسبت نہیں کی۔ بندہ نے (المختارین) المکرر صین
 کے دوسرے حصہ کے خاتمہ میں کچھ ضحائم ملحق کئے ہیں۔

۱۔ من مع علیؑ یعنی کتنے صحابہ ان جنگوں میں حضرت علیؑ

لے ساتھ تھے۔

۲۔ تینوں جنگوں میں حق حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف تھا
حدیث تقاتلک الفتنۃ الباغیۃ پر مکمل بحث
نیز استخلاف یزید میں لکھا ہے۔

کہ مروانیوں نے حضرت علیؑ کی طرف ظلم کی نسبت کی ہے
لیکن اہل السنۃ میں سے کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
خطا کار نہیں کہا۔ البتہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے متعلق
مختلف اقوال ہیں۔ بعض نے مجتہد محضی کہا۔ اور بعض نے
باطل کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ بعض حضرات کو بندہ کے یہ
کلمات ناگوار گزرے۔ اور توہین توہین کی رٹ لگائی۔
اس لئے بندہ نے رسالہ ہذا لکھنے کا ہتھیہ کیا ہے کہ بعض معروف
بزرگواروں کی آراء لکھ دی جائے۔ جنہوں نے باطل، فاسق
باغی، جائز کے الفاظ بولے۔ بغاوت کی توخیر حبلہ بزرگوں نے
نسبت کی ہے بعض ضلالت کی بھی نسبت کی ہے۔ مقصد یہ
ہے کہ قارئین کو ام مطلع ہو جائیں۔ کہ بندہ تو ناقل ہے اصل
قائل تو صحابہ، تابعین، آئمہ دین و اکابرین ہیں۔
ناقول و با لہ لتوفیق

(۱) ما قال علی کرم اللہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ

وجہہ وجہ کی رائے گرامی :

(۹) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ آپ نے اپنے محاربین مقابلین کے بارہ میں فرمایا تھا -

اخواننا بغوا علينا کہ وہ ہمارے بھائی ہیں ہم پر بغاوت کی ہے -

یہ قول درحقیقت وان طائفان من المؤمنین اقتتلوا فان بغت احدهما علی الاخری فقاتلوا المتی تبغی لا یتا کے ساتھ زیادہ مناسب رکھتا ہے - کہ باغی ایمان سے

خارج نہیں ہوتا جب وہ بھی مومن ہی ہے - تو انما المؤمنون اخوة کہ سب مومن بھائی بھائی ہیں -

ب، نیز منقول ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان حضرات کے متعلق جو جنگ میں کسی طرف بھی شامل نہیں ہوتے تھے فرمایا تھا -

اولئک قوم تعدوا وہ ایسی قوم ہے جنہوں نے عن الحق ولم یقوموا حق کا ساتھ نہیں دیا - مگر

ما قال جماعة من اصحاب علي رضي الله عنه
 حضرت عمار بن ياسر رضي الله عنه کی صد اپر
 ایک جماعت کا نعرہ

علامہ ابن خلدون اپنی تاریخ میں لکھتے ہیں -
 کہ عمار ابن یاسر نے لوگوں کو مخاطب کر کے بلند آواز سے
 کہا - کوئی شخص ایسا ہے جو اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتا
 ہو اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے - اس
 کو چاہیے کہ وہ مال اولاد کی طرف واپس جانے کی امید نہ
 رکھے - عمار کی زبان سے یہ فقرے تمام ہونے ہی کو تھے کہ ایک
 گروہ نے سینہ سپر ہو کر کہا -

اقعدوا بنا هؤلاء الذين يطلبون
 بدم عثمان يخادعون بذا لك عما
 في نفوسهم من باطل
 ہمارے ساتھ ہو کر ان لوگوں پر حملہ کر دو - جو خون عثمان کے

طالب ہیں۔ اور اس ذریعہ سے اپنے دلی خواہشات باطلہ کے مکہ کو پھیلاتے ہیں۔ چنانچہ عمار اس گوردہ کو لے کر لشکر شام کی طرف چلے۔ صفین کی دادیوں میں جس دادی پر گزرتے تھے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ ہو جاتے تھے۔

تاریخ ابن خلدون مترجم کتاب ثانی جلد چہارم ص ۳۱۶

ما قال خزيمة بن ثابت رضي الله عنه
خزيمة بن ثابت رضي الله عنه قال

روى عمار بن خزيمة	روى عمار بن خزيمة
ابن ثابت قال شهد	ابن ثابت قال شهد
خزيمة بن ثابت رضي	خزيمة بن ثابت رضي
الله عنه الجمل ولا	الله عنه الجمل ولا
يسل سيفاً و شهد	يسل سيفاً و شهد
صفين ولم يقاتل	صفين ولم يقاتل
عمار بن خزيمة ابن ثابت	عمار بن خزيمة ابن ثابت
تے روایت کیا ہے کہ خزيمة	تے روایت کیا ہے کہ خزيمة
ابن ثابت رضي الله عنه جمل	ابن ثابت رضي الله عنه جمل
میں حاضر ہوئے۔ اور تلوار	میں حاضر ہوئے۔ اور تلوار
نہیں نکالی اور صفین میں بھی	نہیں نکالی اور صفین میں بھی
حاضر ہوئے اور جنگ نہیں کی	حاضر ہوئے اور جنگ نہیں کی

وقال لا اقاتل حتى
 يقتل عماراً فانظر
 من يقتله فانني
 سمعت رسول الله
 صلى الله عليه وسلم
 يقول تقتله الفضة
 الباغية فلما قتل
 عماراً قال خزيمة و
 ظهرت لي الضلالة
 ثم تقدم فقاتل حتى
 قتل

اسہ الفایہ ص ۱۳۵ ج ۴

طبقات ابن سعد ص ۲۵۹ ج ۳

الاصابة ص ۴۲۵ ج ۱۱ المتدرک للحاکم ص ۲۸۵ ج ۳

اور کہا میں جنگ نہیں کروں
 گا یہاں تک کہ قتل کیا جائے
 عمار پس میں دیکھوں گا کہ
 اسے کون قتل کرتا ہے۔ یہ
 نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم سے سنا تھا کہ آپ فرما
 تھے کہ عمار کو ایک باغی گمراہ
 قتل کرے گا۔ پس جب عمار
 قتل کئے گئے۔ تو حضرت
 خزيمة نے کہا کہ مجھے گمراہی
 ظاہر ہو گئی پھر آگے بڑھے
 اور قتال کیا۔ حتیٰ کہ قتل
 کئے گئے۔

ما قالۃ ۲۲۱ المؤمنین میمونۃ رضی اللہ عنہا :

حضرت ام المؤمنین میمونۃ رضی اللہ عنہا نے جو کچھ فرمایا

عن جریر ابن مکیب لما
سار علیؑ الی صفین ،
کرہت القتال فانیت
المدينة فدخلت
علی میمونۃ بنت الحارث
فقالۃ من انت
قلت من اهل کوفة
قالت من ایلہ قلت
من بنی عامر قالت رجلاً
علی رجب قریباً علی قرب
تجیی - ما جار بک قلت
سار علیؑ الی صفین و
کرہت القتال فجمت
الی ہذا ہنا قالت اکنت

جریر ابن مکیب سے روایت
ہے کہ جب حضرت علیؑ نے
صفین کی طرف کوچ کیا میں
نے جنگ کو مکروہ سمجھا پس
میں مدینہ میں آیا۔ ام المؤمنین
حضرت میمونۃ کے پاس آیا
انہوں نے دریافت کیا تو
کہاں کا باشندہ ہے میں نے
کہا میں اہل کوفہ سے ہوں۔
انہوں نے پھر دریافت کیا
تو کس قبیلہ سے ہے میں نے
کہا میں بنی عامر سے ہوں۔
فرمایا۔ آئیے رجباً علی رجب
و قریباً علی قرب کونسی چیز تمہیں

بایعتہ قلت نعم
قالت خارج الیہ
فکن معہ فواللہ
ما ضل ولا ضل بہ

ہذا حدیث صحیح علی

شرط الشیخین ولم یخیر جاہ

لے آئی ہے میں نے کہا حضرت
علیؑ نے کوچ کیا صفین کی
طرف اور میں نے جنگ
مکروہ سمجھا۔ پس میں آگیا
اہلوں نے فرمایا کیا تو نے
اس کی بیعت کی ہے۔ میں

نے کہا ہاں! فرمایا لوٹ جا اور اس کی معیت میں ہو وہ
بے راہ نہیں ہوا اور نہ اس کے ساتھ کوئی گمراہ ہو سکتا ہے
المتدرک للحاکم ص ۱۴۱ ج ۳۔ مجمع الزوائد ج ۹

ما قال قیس بن سعد رضی

قیس بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا

جب امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ
سے صلح کر کے خلافت سے دستبردار ہو گئے۔ تو حضرت قیس بن
سعد رضی اللہ عنہ کو جو مقدمۃ الجیش کے امیر تھے۔ خط لکھا کہ حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لیں۔ اور اس کی اطاعت قبول کریں

تو حضرت قیس نے اپنے ہمراہیوں کو جمع کیا اور خط کو پڑھا۔ اور
بنظر مشورہ انہیں مخاطب کر کے کہا۔ ہم لوگوں کا بغیر امام
کے لڑنا مناسب ہے یا کہ امام گمراہ کی اطاعت کرنا جواب دیا
گیا امام گمراہ کی اطاعت۔

تاریخ ابن خلدون مترجم جلد چہارم ص ۳۰۸ و فقہ حنفی ص ۱۹۹

ما قال زیاد ابن حفصہ

زیاد ابن حفصہ نے فرمایا

ابن خلدون لکھتا ہے حضرت معاویہؓ نے زیاد ابن حفصہ کو تنہائی
میں لے جا کر امیر المومنین علیؓ کی شکایت کی اور ان کے قبیلہ سے مدد
طلب کی اور یہ کہا کہ کوفہ اور بصرہ دونوں شہروں میں جس کو تم
پسند کرو گے اس کا ہتھیار والی مقرر کروں گا۔ زیاد نے کہا۔
(میں سوید بن العاصؓ میں گنہگاروں کا معین نہیں ہو
سکتا) اور تجھے حکومت کی پرداہ نہیں۔ اور اٹھ کر چلے گئے۔

کتاب ثانی -

ترجمہ تاریخ ابن خلدون جلد چہارم ص ۳۰۸

۱۳۸۸ طبع
تاریخ کامل ص ۳۰۸
۱۱۲ طبع بیروت، تاریخ ابن عساکر ج ۱ ص ۲۳۲
۱۱۲ طبع بیروت، تاریخ ابن عساکر ج ۱ ص ۲۳۲

ما قال رجل من اهل الشام من اصحاب معاوية

اصحاب معاوية میں سے ایک شامی مرد کا قول

یعنی اس کا نظریہ اور رویہ

عن عبد الرحمن بن ابی لیلی سے مروی
 ابی لیلی قال لما كان
 يوم صفين نادى متباد
 من اصحاب معاوية
 اصحاب علي افيكم اويس
 قرني قالوا نعم فخر
 وابست حتى دخل معهم
 ثم قال سمعت رسول
 الله صلى الله عليه وسلم
 يقول خير الناس بعين
 اوليس القرني
 المستدرک للحاکم ص ۲۰۲ ج ۲
 تاریخ الاسلام للذهبی ص ۶۳ ج ۱

عبد الرحمن بن ابی لیلی سے مروی
 ہے انہوں نے فرمایا کہ جب
 صفین کے روز اصحاب معاویہ
 سے ایک آواز دینے والے
 نے آواز دی اصحاب علی کو
 مخاطب کر کے کہا کہ کیا تمہارے
 اندر اویس قرنی ہے انہوں نے
 جواب دیا ہاں! پس اس نے
 اپنی سواری کو ایڑ لگائی اور ان
 کے ساتھ شامل ہو گیا۔ اور کہا
 کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ
 بہترین تابعی اویس قرنی ہے

ما قال ابو قیس الدودی رضی ابو قیس الدودی کی رائے گرامی

حافظ ابن عبد البر ابو قیس الدودی سے نقل فرماتے ہیں
 عن ابی قیس الدودی قال ادركت الناس
 وهم ثلاث طبقات
 اهل دين يحبون
 علياً رضي الله عنه
 واهل دنيا يحبون
 معاوية
 واهل الخوارج !
 معاوية سے محبت رکھتے ہیں۔ اور تبیس اگر وہ خارجی ہیں
 الاستيعاب علی هامش الاصابة ص ۵۱ ج ۳

ابو قیس الدودی فرماتے
 ہیں کہ میں نے لوگوں کو
 تین طبقوں میں پایا۔
 ایک دین داروں کا طبقہ
 ہے جو حضرت علی رضی
 اللہ عنہ کو محبوب رکھتے
 ہیں۔ دوسرا طبقہ دنیا
 داروں کا ہے جو حضرت
 معاویہ سے محبت رکھتے ہیں۔

ما قال سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ:

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا قول

ویروی ان معاویۃ
لہما افضی الیہ الامرا
عائب سعداً علی ما
فعل وقال لہ لم
تکن ممن اصلح
بین الفیتین حین اقتلا
ولا من قاتل الفتنۃ
الباغیۃ
فقال لہ سعد ند
علی ترکی قتال الفتنۃ
الباغیۃ
روایت کیا جاتا ہے کہ
جب امارت حضرت
معاویہؓ تک پہنچی۔ یعنی وہ
خلیفہ ہو گئے تو حضرت ابی
وقاصؓ پر عتاب کیا۔ ان
کے رویہ پر اور اسے کہا
نہ تو دو جماعتوں میں اصلاح
کرنے والا تھا۔ جیسا وہ
لڑے اور نہ تو نے فتنہ
باغیہ کے ساتھ قتال کیا
ہوں حضرت سعد نے فرمایا کہ
میں دشمنان کہ میں نے فتنہ باغیہ
کے ساتھ جنگ کیوں نہ کی

تفسیر القرطبی ص ۳۱۹ ج ۱۶

ما قال عبد الله ابن عمر رضي الله عنه

حضرت عبد الله ابن عمر نے فرمایا

روایات میں ثابت ہے کہ حضرت عبد الله ابن عمر رضي الله عنه آخری ایام میں کہا کرتے تھے۔

ما آسى على شيء الا
اني لما قاتل الفقة

مجھے کسی چیز پر اتنا افسوس
نہیں مگر یہ کہ میں فتنہ باغیہ کے

الباغيت مع علي رضي الله عنه
یہ روایت متعدد کتب میں متعدد سندات کے ساتھ مروی
ہے اور صحیح ہے۔ سند یلوی صاحب نے اس کی بعض سندوں کو
مجروح کر کے اس روایت کو موضوع اور جعلی قرار دیا ہے۔
بندہ نے ان کی تردید کر کے یہ ثابت کیا ہے۔

کہ یہ روایت صحیح ہے اور سند یلوی صاحب کا ادعا
باطل ہے۔

دیکھیے (اظهار حقیقت پر مصیبت افروز تبصرہ)

از ص ۱۳۸ تا ۱۵۸ - ۲۹۵۰، جمع الفوائد ج ۲، ۱۳۴
مستدرک ج ۱، ص ۱۱۵، مساند الامام الاظم ج ۲، ۲۲۲
۲۲۲۰، بعد الغاب ج ۲، ص ۳۲۲، تفسیر روح المعانی ج ۲، ص ۲۲۲
تطویر الجنان ص ۳۳، طبع قاہرہ، سیرۃ علیہ ج ۲، ۲۹۵۰

ماقال وردان مولیٰ عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ کے ملام وردان کی رائے

حافظ ابن اثیر لکھتے ہیں۔

استشار عمرو ابن العاص
غلام وردان و
کان حصفا فی امر علی
و معاویہ رضی اللہ
عنہما الی ایہما یدھب
فاجابہ ما فی نفسہ
وقال لہ الآخرۃ مع
علیؓ والدنیا مع معاویہ
وہا اراک تختار علی
الدنیا فقال عمرو
یا قاتل اللہ ورداناً
وقد حلتہ ابدی لعمرک
ما فی القستہ وردان

عمرو ابن العاص رضی اللہ عنہ نے اپنے
غلام وردان سے مشورہ لیا کہ
میں علیؓ اور معاویہؓ کے
توازن میں کس طرف جاؤں۔
وردان نے دل کی بات
کہہ دی کہ آخرت علیؓ کے
ساتھ اور دنیا معاویہؓ
کے ساتھ ہے۔ اور نہیں
دیکھتا تجھے کہ تو آخرت کو
دنیا پر ترجیح دے۔ پس
عمرو نے کہا اللہ وردان کو
ہلاک کرے۔

الہنایہ ابن اثیر ج ۲ ص ۲۳۲ ج ۳
تصحیح البخاری ج ۷ ص ۲۴۷

ما قال ابو الطفيل عامر بن واثله

ابو الطفيل عامر بن واثله نے فرمایا

جنگ صفین میں ہاشم ابن عتبہ ایک رجز پڑھتے ہوئے جنگ کر رہے تھے اور اپنی شجاعت کے جوہر دکھا رہے تھے کہ عقیدت کے گوہر بھیرتے ہوئے شہید ہو گئے تو حضرت ابو الطفیل عامر بن واثله رضی اللہ عنہ نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا۔

یا ہاشم الخیر	اے ہاشم الخیر تو جنت کی
جزیت الجنة	جزا دیا جائے تو نے اللہ
قاتلت فی اللہ	کی راہ میں سنت کے دشمنوں
عدو السنۃ	سے جنگ کی ہے۔

اسد الغابہ ص ۲۷۷ ج ۵ الاشیعاب علی
تھا لاش الاصابہ ص ۶۲۱ ج ۲ الاصابہ ص ۵۹۳ ج ۳ ؟

ما قال الحسن البصري رحمه الله عليه

حسن البصري رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

اربع خصال کن فی
معاویۃ
لو لم تکن الا واحدۃ
لکانت موبقة
چار خصلتیں حضرت معاویہؓ
میں ایسی تھیں اگر ان میں سے
صرف تحصیل بھی ہوتی تو
ہم لکھ ہوتی۔

۱، انتزاعۃ علی ہذہ
الامۃ بالسیف حتی
تأخذ الامر بغیر مشورۃ
و فیہم بقایا الصحابة
۱، اس امت پر تلوار سے مسلط
ہونا کہ بغیر مشورہ کے تلوار سے
حکومت کرنا حالانکہ ان میں اصحاب
نفیلت صحابہ تھے۔

۲، استخلاف بعدہ
ابنہ سکر اخمیر ابلیس
الحریر ویضرب بالطنابیر
۲، اپنے بیٹے کو اپنے بعد خلیفہ
نامزد کرنا حالانکہ وہ نشی شربی
تھا۔ ریشمی لباس پہننا، طنابیر بجانا
گانے بجانے کا شائق تھا۔

۳، وادعارة زیاداً،
۳، زیاد کی نسب کا استہزاء

وقد قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم
ابو له المفاش و
لنأهري الحجر
کیا حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بچہ
صاحب فراش ہے اور
ان کے لئے پتھر ہے۔

(۴) وقتل حجر
واصحاب حجر
(۴) حجر رضی اللہ عنہ اور اس
کے ساتھیوں کو قتل کرنا۔

(تاریخ ابن اثیر ص ۲۰۹ ج ۳)

راقم السطور نے حضرت بصری کا یہ قول (تفتح مانکر علی
معاویہ) کے عنوان کے تحت بحوالہ البدایہ والنہایہ نقل کر کے
ہر ہر جزیرہ مضبوط بحث کی ہے۔

دیکھیے (استخلاص یزید ص ۱۳۷ تا ص ۱۴۰)

لی یزید دیکھیے البدایہ والنہایہ ج ۸ ص ۱۳۷ تا ص ۱۴۰
طبری ج ۶ ص ۱۵۴، تاریخ ابن عساکر ج ۷ ص ۳۸۱، تاریخ
الفداء ج ۲ ص ۱۳۴، محاضرات راغب ج ۲ ص ۲۱۲، النجوم
الزہراء ج ۱ ص ۱۱۱، الامام یزید ص ۹، نظام الدولۃ
نظام الاسلام ص ۳۳۵

* ما قال ابو الحسن الاشعري رحمه الله عليه

ابو الحسن الاشعري رحمه الله عليه کا قول

وقال ابو الحسن الاشعري
ولا نقول في حق معاربه
وعمر بن العاص رضي
الله عنهما، انهما
بغيا على الامام الحق
وقاتلهم على رضى الله
عنه مقاتلة اهل
البلغي کی ہے اور حضرت علی رضی
الله عنه نے انکے خلاف جنگ
کی جیسے باغیوں کے ساتھ
جنگ کی جاتی ہے۔ اور حضرت

ید و راطق مع حیث دار
پر تھے حق ان کے ساتھ دائر تھا جدھر وہ ہو جائیں حق ادھر ہو جاتا ہوا

المثل والنخل لعبد الکرم الشہرستانی ص ۱۰۳ ج ۱

ما قال ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے گرامی

(۱) مناظر احسن گیلانی موفق ص ۸۴ ج ۲ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ نوح ابن دراج امام صاحب کے مشہور شاگرد فرماتے ہیں کہ جب امام صاحب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے کے واقعات (جمل و صفین) کے متعلق پوچھا جاتا تو امام صاحب جواب میں فرماتے سار علی رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان فیہ بالعدل وهو علم المسلمین السنة فی قتال اهل البغی (حضرت امام ابو حنیفہ کی سیاسی زندگی)

مواقع میں عدل کی روش اختیار کی اور انہوں نے باغیوں کے ساتھ قتال کرنے کا مستون طریقہ تعلیم فرمایا

ص ۵۴

(ب) حضرت ملا علی القاری لکھتے ہیں -

قال ابو حنیفہ رحمۃ اللہ لو لا علی لم یعرف السیرۃ فی الخوارج ؛ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ نے فرمایا کہ اگر حضرت علی نہ ہوتے تو خارجیوں کے بارہ میں مسائل معلوم نہ ہو

(شرح فقہ اکبر ص ۸)

(ج) سلطان اپنی کتاب السہم المصیب فی الرد
 علی الخطیبین خطیب بغدادی کے ایک طعن کا رد کرتے ہوئے امام
 صاحب کے نظریہ کو محقق فرماتے ہیں۔

ثم جعل ابو حنیفة امام ابو حنیفہ نے حضرت علی
 قتال علی رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا
 مع البغاة والخوارج کہ جو قتال باغیوں اور خوارج
 حجة كما جعل قتال سے کیا اسے ایسا دلیل شرعی
 للنبي صلى الله عليه قرار دیا۔ جیسا بنی علیہ السلام
 وسلم مع الکفار کا کفار کے ساتھ جنگ کرنا

السہم المصیب ص ۴۸

(د) مولانا شبلی نعمانی لکھتے ہیں۔

نامہ دانشوروں میں امام صاحب کا ایک خط نقل کیا ہے۔
 جواہروں نے ابراہیم کو لکھا تھا۔ اس کے یہ الفاظ ہیں۔

اما بعد فانی قد جہرت الیک اربعۃ
 آلاف درهم ولم یکن عندی غیرھا
 ولولا امانات الناس عندی للہقت
 بک فاذا لقیتم القوم وظفرت لہم

فَا فَعَلَ كَمَا فَعَلَ ۲ بَوَكَ فِي ۱ اَهْلِ الصَّفِينِ
 ۱ قَتَلَ مَدْبِرَهُمْ ۱ وَاجْهَزَ عَلٰی جَرِيحِهِمْ
 وَلَا تَفْعَلْ كَمَا فَعَلَ ۱ بَوَكَ فِي ۱ اَهْلِ الْجَمَلِ
 فَاِنَّ ۱ الْقَوْمَ لَهُمْ فِتْنَةٌ -

یعنی میں آپ کے پاس چار ہزار درہم بھیج رہا ہوں
 اور اس وقت میرے پاس اسی قدر موجود تھے۔ اگر
 لوگوں کی امانتیں میرے پاس نہ رکھی ہوتیں تو میں خود
 ضرور آپ کے پاس آتا۔

آپ جب دشمنوں پر فتح حاصل کریں تو ان کے ساتھ
 وہ برتاؤ کریں جو آپ کے باپ (حضرت علیؑ) نے صفین
 والوں سے کیا۔ بھاگ جائیں والے اور زخمی سب قتل کئے
 جائیں۔ وہ طریقہ اختیار نہ کیجئے جو آپ کے باپ (حضرت
 علیؑ) جنگ جمل میں جائز رکھا تھا۔ کیونکہ مخالف بڑی جمعیت
 رکھتا ہے۔ نامہ دانشوروں میں اس خط کی نسبت لکھا ہے
 کہ معتبر کتابوں میں منقول ہے۔ لیکن کسی خاص کتاب کا
 نام نہیں بتایا۔ اس لئے ہم اس کی صحت پر یقین نہیں رکھتے

(سیرت النعمان ص ۳۷ ج اول)

امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس خط کا ذکر (مولانا قاری اظہار احمد صاحب تھانوی لاہور) نے اپنے ایک مضمون میں بھی کیا ہے۔
جواہرنامہ دارالعلوم دیوبند جنوری ۱۹۶۲ء کے شمارہ
میں اشاعت پذیر ہوا۔

(۱۷)

منی صاقل امام القاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ
قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کتاب الخراج میں سلطان وقت کو
خط کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

۱ ما ماسالت عنه یا
۲ امیر المؤمنین ممن
خالف من اهل القبلة
اذا حاربوا كيف
ليقاتلون قبل ان يدعوا
۱ و بعد ان يدعوا
۲ فان الصيح عندنا
من الاخبار عن علي
بن ابي طالب انه لم
اور امیر المؤمنین نے دریافت
کیا کہ اہل قبلہ میں سے منی لفت
کرنے والوں کے متعلق کہ
جب وہ جنگ کریں تو ان
سے کیسے جنگ کی جائے پہلے
اس کے کہ وہ دعوت دیئے
جائیں یا بعد دعوت دیئے
جائیں کے پس صحیح ہمارے
نزدیک حضرت علیؑ تفرق

کی خبروں سے یہ ہے کہ انہوں
نے کسی قوم کیساتھ اہل قبلہ
میں سے جو ان کے مخالف ہو
جنگ نہیں کی، یہاں تک کہ
اسے پہلے دعوت دے لی

يقاتل قوماً قط من
اهل القبلة ممن
خالفه حتى يدعوهم
كتاب الخراج ص ۲۱۴

ما قال الامام محمد بن الحسن الشيباني رحمته الله عليه
حضرت امام محمد رحمته الله عليه کی رائے گرامی

حاکم نے کہا کہ محمد ابن احمد
اصحاب حنیفہؓ میں فقیہ تھے
انہوں نے کہا میں نے اپنے چچا سے
سنا، انہوں نے ابوسلمان
سے سنا کہ وہ فرماتے تھے۔ اگر
معاویہؓ علیؓ سے جنگ نہ
کرتے۔ اس حال میں کہ وہ
ظالم تھے۔ حد سے بڑھنے والے

قال الحاكم كان محمد
ابن احمد فقيه اصحاب
ابي حنيفة قال سمعت
عمي سمعنا ابا سلمان
الجورجاني سمعت محمد
ابن الحسن يقول :
لولم يقاتل معاوية

علیّاً ظالماً لہ متعدیا باغی تھے۔ تو ہمیں باغیوں
 باغیاً کتالاً تہتدی کے ساتھ جنگ کرنے کے
 لقتال اہل البغی، احکام معلوم نہ ہوتے:

الجواہر المصنیۃ ص ۲۶ ج ۲

مقصود یہ ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے
 تلامذہ اور ان کے اتباع اس باب میں حضرت علی المرتضیٰ
 کرم اللہ وجہہ کے طریق کار کو حجت یعنی دلیل شرعی سمجھتے تھے
 اور فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم (علیکم بسنتی و
 سنتی الخلفاء الراشدين) کی مطابقت
 حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے طریقہ کو سنت قرار دیتے
 ہیں چنانچہ فقہ حنفی کی کتابوں کے حوالہ جات انشاء اللہ آئندہ
 سطور میں پیش کئے جائیں گے۔

ما قال الامام الشافعي رحمة الله عليه

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

قتال

علامہ الحنفی لکھتے ہیں۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے

فرمایا کہ میں نے باغیوں کے

احکام حضرت علی رضی اللہ عنہ

کی روش سے اخذ کئے ہیں جبکہ

انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ

کیساتھ قتال کیا تھا۔

قال الشافعي رضي الله

عنه اخذت احكام

البغاة بما فعله علي

رضي الله عنه لما

قاتل معاوية

تطهير الجنان

علامہ موصوف ہی ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں

کہ میں نے باغیوں سے اور خارجیوں

کے احکام حضرت علی رضی اللہ

عنه نے جو جنگ کی ہے اہل جمل

واہل صفین اور خارجیوں سے

عن الشافعي انه قال

اخذت احكام البغاة

والخوارج من مقاتلة

علي رضي الله عنه لاهل

الجمل والصفين و

الخوارج وكذا قال

غیر الشافعی !
 تطہیر الجنان ص ۳۱
 اس سے اخذ کئے ہیں اور اسی طرح دوسرے آئمہ نے بھی فرمایا ہے علامہ الحقیقی نے حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول تو صراحتہ پیش کیا ہے اور دوسرے آئمہ کی آراء کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔
 امام ابو حنیفہؒ، قاضی ابویوسفؒ، امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کی آراء کو اگر کسی تو آپ پہلے پڑھ چکے ہیں۔ اب آپ کو ایک ایسے حوالہ پر مطلع کرنا چاہتے ہیں جس سے تمام آئمہ اور جمہور المحققین کی آراء تفصیلی طور پر آپ کو معلوم ہو جائیں گی۔

اجماع الآئمہ

امام عبد القاہر الجرجانی کتاب الامامۃ میں لکھتے ہیں۔

اجمع فقہاء الحجاز والحدائق من فریقی الحدیث والروای، منهم مالک الشافعی جواز اور عراق کے اصحاب احدیث اور اہل الروایۃ فقہاء کرام کا اجماعی فیصلہ ہے جن میں امام مالک، امام شافعی، امام ابو حنیفہ

والبحیفة والا زاعی
رحمہم اللہ والجمہور
الا عظم من المسلمین و
المتکلمین علی ان علیا
مہیب فی قتالہ لاهل
صفین کما هو مصیب
فی اهل الجمل وان
الذین قاتلوه بغاة
ظالمون له و لکن لا
یکفرون

وقال الامام ابو منصور
الما تریدی اجمعوا
علی ان علیاً مہیب فی
قتال اهل الجمل طلحة
والزبیر و عاکشة
با لبصرة و اهل صفین
معاویہ و عسکرہ

امام اواز غی رحمہم اللہ ہیں۔ اور
جمہور المسلمین اور متکلمین
ہیں کہ حضرت علی المرتضیٰ
کرم اللہ وجہہ اہل صفین کیساتھ
قتال کرنے میں مصیب تھے
جیسا کہ اہل جمل کیساتھ قتال
کرنے میں مصیب تھے اور وہ
لوگ جنہوں نے ان کے ساتھ
جنگ کی۔ حضرت طلحہ حضرت
زبیر ام المومنین عائشہ رضی اللہ
عنہم سے اور اہل صفین کے
ساتھ جو جنگ کی حضرت معاویہ
اور اس کے لشکر کے ساتھ

(زرقانی ص ۲۲۱ ج ۷) و

نیض القدير ص ۳۶۶ ج ۴

تذیر البقری علی ما ضربت الحزبی
حاشیہ شرح السنۃ

ص ۱۵۵ ج ۱۴

مذکورہ عبارت میں جمہور مسلمین، اصحاب حدیث، فقہا کرام اور متکلمین کی آراء بالعموم اور امام مالک، امام شافعی، امام ابو حنیفہ، امام ابو زاعی کی بالخصوص معلوم ہوئیں۔

ماقال میر سید شریف میر سید شریف کی رائے گرامی

میر سید شریف عقائد کی مشہور کتاب شرح موافقت میں رقمطراز ہیں۔

والذی علیہ الجمہور من
الامة ان المخطئ قتل
عثمان وعمار بن عبدی
عنه لانهما اما بان
یوم القتل والمخالفة
قطعاً
الا ان بعضهم كالقاضي
ابی بکر ذهب الى من
جمہور امت کا یہ نظریہ ہے
کہ خطاکار قاتلین عثمان ہیں
اور حضرت علی رضی اللہ عنہ
سے جنگ کرتے والے۔
کیونکہ دو دونوں امام برحق
تھے جس روز عثمان رضی اللہ
عنه شہید کیے گئے۔ اور
جن ایام میں حضرت علیؑ سے

هَذِهِ خَطِيئَةٌ لَا تَبْلُغُ
 حَدَّ التَّفْسِيقِ وَمِنْهُمْ
 مَنْ ذَهَبَ إِلَى التَّفْسِيقِ
 (شرح مواقف ص ۷۵)
 جنگ کی گئی وہ قطعاً حق پر
 تھے۔ مگر ان میں سے بعض مثل
 قاضی ابی بکر کے اس طرف گئے
 ہیں کہ یہ خطا حد تفسیق کو نہیں
 پہنچتی اور بعض اس طرف گئے ہیں
 کہ وہ فاسق تھے۔

ما قال شاه عبدالعزیز المحدث الدہلوی

شاه عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی رائے گرامی

حضرت شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت کا موقف بیان
 کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اور حق میں معاویہؓ کے جنہوں نے علی المرتضیٰؓ سے جنگ کی تھی۔
 علمائے اہل سنت کو اختلاف ہے۔ علمائے ماوراءالنہر اور اکثر مفتیین
 اور فقہاء اس کو خطا اجتہادی کہتے ہیں۔ اور اہل حدیث نے
 روایات صحیحہ سے دریافت کیا ہے کہ یہ حرکت خواہش نفسانی کی
 وجہ سے تھی۔ پس انتہا یہ ہے کہ باغی اور گناہ کے مرتکب ہوئے

والفاسق لیس باہل اللعن یعنی فاسق سزاوار
لعنت نہیں ہے الخ

(۱) نقادی عزیز میترجم اردو ص ۲۲۵ (استخلاف یزید) ص ۱۸۷

ما قال مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کی رائے گرامی

اعلام السنن نامی کتاب جو حضرت تھانوی کی تقریرات
کا مجموعہ ہے۔ اس کی پندرہویں جلد میں حضرت صاحب (کان
الحق بید علی فی نوبتہ وکان مغالغہ من
اہل الجمل وصفیق علی خطار فی الاجتہاد)
کے عنوان کے تحت طویل بحث کی ہے اور کچھ سوالات جوابات
کے بعد لکھتے ہیں۔

وقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام
ستقتلک الفتنۃ الباعیۃ
وقد قتلہ اصحاب معاویہ
یصرح بانہم بغاۃ
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
کافر مودہ عمار کو کہ تجھے باغی
گروہ قتل کریگا۔ اور اسے صحابہ
معاویہ قتل کیا یہ انکے باغی ہونے کی تصریح ہے

قلت نعم كان هذا
هو الله قاصمة
الظهير لاصحاب معاوية
وبذلك انكشف
الغطاء وارتفع الستور
بطل القيل وقال
وتبين خطارهم
في اجتihadهم و
ظهر امر الله بكون
الحق بيد علي وهم
كارهون

اعلام السنن ص ۴۲/۴۳ ج ۱۵

میں کہتا ہوں کہ اللہ کی قسم یہ
وہ بات ہے۔ جو اصحاب
معاویہ کی کمر توڑ اور اس
سے منکشف ہو گیا غطاء
پروہ ہٹ گیا۔ اور قیل و قال
باطل ہو گئی۔ اور اصحاب معاویہ
کی خطا ظاہر ہو گئی اجتihad
میں اور اللہ کا حکم ظاہر ہو گیا
کہ حق حضرت علی رضی اللہ عنہ
کے ہاتھ میں تھا۔ اور وہ اسے
ناگوار جاننے والے تھے۔

ماقال الامام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کی رائے گرامی

حدیث تقتلک الفتنۃ الباغیۃ کے متعلق محدثین
مسلکین اور دیگر اکابرین نے بحثیں کی ہیں۔ شہادت عمار رضی اللہ
عنه کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنه نے حضرت معاویہ کو
حدیث یاد دلائی۔ مقصد یہ ہے کہ آپ کی جماعت فرمودہ رسول
کے مطابق باغی اور یہ سوال عمرو ابن العاص وغیرہ دیگر صحابہ نے
بھی کیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنه نے تاویل کی اور کہا کہ ...
(انما قتله من اخرجہ) کہ عمار کا قاتل وہ ہے جو
اسے کھینچ کر میدان میں لایا۔ اگر وہ اسے کھینچ کر میدان میں نہ لاتے
تو وہ قتل نہ کیے جاتے تو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنه کہلا بھیجا۔
اور حضرت معاویہ کو الزام دیا کہ تمہارے اس قول کے مطابق تو
حضرت حمزہ کے قاتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں میدان میں لائے۔ پھر امیر معاویہ نے
دوسری تاویل کی اور حدیث میں لفظ باغیۃ کا معنی ہے طالبہ
فتنۃ باغیہ دم عثمان کا مطالبہ کرنے والی جماعت یعنی واقعی عمار

کہ ہمارے لشکر نے قتل کیا۔ اور ہمارا لشکر فیئہ باغیہ ہے یعنی
دم عثمان کا طالب ہے۔ بہت سے محدثین نے تصریح کی ہے
کہ یہ ہر دو تاویلیں ظاہر الفساد ہیں مبعید ہیں۔ امام ابن تیمیہ
رحمۃ اللہ علیہ نے منہاج السنۃ میں ایک طویل بحث کی ہے۔
جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حدیث قتل عمار صحیح ہے۔ اس میں کوئی
شبہ نہیں۔ بغاوت کا لفظ جب مطلق بولا جائے تو اس سے
مراد ظلم ہوتا ہے اور یہاں بھی یہ لفظ مقید نہیں ہے۔ لہذا
طلب کرنے والا معنی نہیں ہو سکتا۔ نیز اگر یہ معنی لیا جائے تو
اس میں عمار کی مذمت ثابت ہوتی ہے۔ مدح ثابت نہیں ہوتی
نیز تاتل بھی اگر مطلق ہو تو اس سے مراد مباشر قتل ہوتا ہے۔
اگر قتل نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی حقیقت کہ عمار کو میدان میں کوئی کھینچ
کہ ہنر لایا۔ (لہ یا صدہ احد) اسے کسی نے حکم نہیں
دیا۔ بلکہ وہ خود حریص تھے۔

بسن ثابت ہوا کہ حضرت معاویہؓ کی دونوں تادیلیں باطل
ہیں۔ اور وہ فرمودہ رسول کے مطابق حقیقتہً باغی ہیں۔

ما قال محمد بن علی الشوکانی رحمہ اللہ

علامہ شوکانی کی رائے گرامی

علامہ شوکانی کی رائے گرامی -

(۹) علامہ شوکانی فتح الریانی میں تحریر فرماتے ہیں -

ان الخارجین علی امیر
المومنین علی رضی اللہ
عنه المعاربین لہ
المصرین علی ذالک
الذی لم تصح توبتهم
بغاة وانہ علی الحق
وہم المیطلون
بحوالہ سراج الوہاج ج ۲ ص ۲۱۶
دب، علامہ موصوفی نیل الاوطار
میں تحریر فرماتے ہیں -

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ
پر خروج کرنے والے جو
جنگ کرنے والے اس کے
ساتھ اذہا اصرار کرنے
والے ہیں - جنہوں نے
پھر توبہ نہیں کی وہ باغی
ہیں اور تحقیق وہ حضرت
علی رضی اللہ عنہ حق پر
تھے وہ مخالف محارب
باطل پر تھے -

(قولہ اولہما بائنا الحق)
نبی علیہ السلام کافر مودہ اولہما

نہ دلیل علی ان
 علیاً و من معہ ہم
 المحقون و معاویہ
 و من معہ ہم
 المبطون و هذا
 امر لا یمتزی فیہ
 منصف ولا یا باک
 الا مکابر متعسف
 و کفی دلیلاً علی
 ذالک هذا الحدیث
 و حدیث یقتل
 عماراً لفنتہ
 الباغیة و هو
 فی الصغیر -
 نیل الاوطار ص ۱۸۷
 جلد سات

بالحق اس میں دلیل ہے کہ
 حضرت علی رضی اللہ عنہ اور
 اس کے ساتھی حق پر تھے۔
 اور معاویہ اور ان کے ساتھی
 باطل پر تھے۔
 اور یہ ایک ایسا امر ہے
 جس میں کوئی منصف شک
 نہیں کر سکتا۔ اور مکابر
 متعسف کے سوا کوئی انکار
 نہیں کرتا۔

یہ حدیث اس پر
 دلیل کافی ہے نیز حدیث
 تقتل عماراً فنتہ باغیہ
 بھی دلیل اور یہ حدیث
 صحیح ہے۔

ما قال السيد الامام محمد بن اسماعيل
 التحلاني في سبل السلام
 علامہ محمد اسماعیل التحلانی کی رائے گرامی

علامہ کحلانی سبل السلام میں لکھتے ہیں -

والحدیث دلیل علی
 ان الفتۃ الباغیۃ
 معاویہ ومن فی
 حزبہ والفتۃ الملحقة
 علی رضی اللہ عنہ ومن
 فی صحبتہ وقد نقل
 الاجماع من اهل
 السنۃ بهذا القول
 جماعۃ من ائمتہم
 کا لعمری . غیرہ

یہ حدیث دلیل ہے کہ فتنہ
 باغیہ معاویہ
 اور اس کا گروہ تھا - اور
 حق پر علیؑ تھے اور ان کے
 ساتھی تھے -

اور اس پر اہل سنت
 کا اجماع منقول ہے
 ایک جماعت سے جن میں عامری
 وغیرہ ہیں -

ماقال نواب صدیق حسن خان : نواب صدیق حسن خان کی رائے گرامی

نواب صدیق حسن خان مسک الختام میں تحریر فرماتے ہیں۔
 حدیث دلیل ۱ است
 براؤنکہ فتنہ باغیہ
 معاویہ و من فی حزبہ
 است۔ و فتنہ محققہ
 علی کرم اللہ وجہہ و
 من فی صحبتہ و اہل
 سنت بر قول جماعۃ
 ازائمہ مثل عامری
 وغیرہ اجماع نقل
 کردہ اندو از ضحناہ فی
 الروضۃ الندیۃ
 مسک الختام ص ۳۰۲ ج ۲

حدیث (قتل عمار) اس پر
 دلیل ہے کہ فتنہ باغیہ معاویہ
 اور اس کا کردہ تھا۔
 فتنہ محققہ حضرت علی کرم اللہ
 وجہہ اور ان کے ساتھی ہیں۔
 اور اہل سنت نے اس قول
 پر آئمہ کی جماعت کا مثل
 عامری وغیرہ کے اجماع
 نقل کیا ہے۔ اور ہم اس
 کی پوری وضاحت الروضۃ
 الندیۃ میں کر دی ہے :

الروضۃ النذیہ میں نواب صاحب موصوف نے بڑی طویل اور
نفس بحث لکھی ہے۔

لیس العجب من مثل
عوام الشام انما العجب
من له بصيرة ودين
كبعض الصحابة المائلين
اليه . و بعض فضلنا
فليت شعري اي امر
اشتباه عليه في ذلك
الامر حتى نصر المبطلين
وخذلوا لمحقين وقد
سمعوا قول الله تعالى
فان بخت احداهما
على الاخرى فقاتلوا
التي تبغى حتى تفي
الى امر الله وسمعوا
الاحاديث المتواترة

شام کے عوام جیسے لوگوں پر
تعجب نہیں ہے۔
بیشک تعجب ہے ان لوگوں پر
جو دین اور بصیرت رکھتے ہیں
مثل بعض صحابہ کے جو مائل تھے
اس طرف اور مثل فضل
تابعین کے۔

پس مائے میری سمجھ کو نہی
چیز مشتبہ ہو گئی۔ ان پر اس
معاملہ میں کہ انہوں نے باطل
کاروں کی نصرت کی اور
اہل حق کو رسوا کیا حالانکہ انہوں
نے سنا ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان
کہ اگر ایک جماعت بغاوت کرے
دوسری جماعت پر تو جنگ کر دے

فی تحکم عصیان الامة
 مالم یروا کفرا
 بولھا وسمعوا قول
 النبی صلی اللہ علیہ
 وسلم لعماد لقتله
 الفتنۃ الباعنیة و
 لولا عظیم قدر الصحابة
 ورفیع فضل خیر
 القرون لقلت حب
 الشرف و المال قد
 فتن سلف هذه
 الامة کما فتن خلفها
 اللهم اغفرهم

باغیوں کے ساتھ۔ یہاں تک
 کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف
 آئیں۔ اور سنی اہلوں نے
 متواتر حدیثیں کہ آئمہ کی نافرمانی
 حرام ہے۔ جب تک کفر واضح
 نہ دیکھ لیں۔ اور سنا اہلوں
 نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 کافر مانا۔ عمار کو ایسے باغی
 گروہ قتل کرے گا۔ اگر صحابہ
 کی عظیم منزلت اور خیر القرون
 کی ادنیٰ فضلت نہ ہوتی تو
 میں کہہ دیتا کہ شرف اور مال
 کی محبت نے اس امت کے

میں ڈالا جیسے اسلاف کو بھی ایسے ہی فتنہ
 میں مبتلا کیا۔ اے اللہ مغفرت نصیب فرما۔ پچھلی کو فتنہ

الروضة الندیہ ص ۱۲۴

ماقال نور الحسن ابن نواب صدیق حسن خان نواب صدیق حسن خان کے فرزند نور الحسن کی رائے

نور الحسن نے بھی فتح الاعلام میں اپنے باپ کی پیروی اور حدیث قتل عمار رضی اللہ عنہ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نقل کر کے اس کی تصحیح کی۔ اور کہا کہ اگر یہ روایت مشکوک ہوتی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اسے گمراہ دیتے۔ لیکن انہوں نے حدیث کو رد نہیں کیا۔ بلکہ تاویل اور تاویل فاسد ورنہ اس تاویل پر تو لازم آتا ہے کہ حضرت حمزہؓ کے قاتل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

پس یہ دلیل ہے کہ حضرت معاویہ باغی تھے۔ اور حق پر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور اس پر اہل السنۃ والجماعۃ کا اجماع منقول ہے۔

ما قال شيخنا السلام برهان أبو الحسن علي
ابن أبي بكر المرغيناني

صاحب الہدایہ کی رائے گرامی

صاحب الہدایہ ہدایہ کتاب ادب القاضی میں لکھتے ہیں۔
يجوز لتقليد من السلطان
الجانر كما يجوز من العادل
لان الصحابة تقلدوا من
معاوية والحق بيد علي
في نوبته
(ہدایہ ص ۱۳۴ کتاب ادب القاضی)
(استخلاف يزيد ص ۱۸۱)
جائز ہے۔ عہد قضا حاصل
کرنا سلطان جائز ہے۔
جیسے کہ جائز سلطان عادل
سے۔ کیونکہ صحابہ نے عہد
قبول کئے تھے حضرت معاویہ
سے حالانکہ حق حضرت علی
رضی اللہ عنہ کے ہاتھ تھا
ان کی نوبت میں؟

علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ صاحب ہدایہ کے اس قول کو نقل
کر کے فرماتے ہیں۔

ہذا تصریح بحجور معاویہ یہ قول حضرت معاویہ
 والمراد بخروجہ لا فی کے جائز ہونے پر تصریح
 اقصیٰ ہے اور مراد جوڑے حضرت
 فتح القدیر ص ۴۶ ج ۵ علی پر خروج کرنا ہے۔
 (استخلاف یزید ص ۱۸۲) فیصلوں میں ظلم مراد نہیں ہے

مندرجہ ذیل کتب میں تبغی الفاظ یہ مضمون درج ہے۔

- (۱) حاشیہ ہدایہ مولانا عبدالحی حاشیہ ص ۱۳۴
- (۲) عنایہ علی ہامش فتح القدیر ص ۴۶ (استخلاف یزید) ص ۱۸۳
- (۳) بحر الرائق ص ۲۴ ج ۴ (استخلاف یزید) ص ۱۸۲
- (۴) فتاویٰ قاضی خان ص ۴۶ (استخلاف یزید) ص ۱۸۳
- (۵) مستخلص الحقائق ص
- (۶) بین الحقائق ص ۱۴ ج ۴ وحاشیہ چلیسی علی البین ص ۱۱
- (۷) کشف الحقائق ص
- (۸) حاشیہ کنز الدقائق مولانا اعزاز علی صاحب ص ۲۵۴ حاشیہ
- (۹) حاشیہ علی لکنز مولانا محمد رفیق صاحب ص ۲۴۸ حاشیہ ۶
- (۱۰) حاشیہ علی لکنز مولانا محمد حسن صاحب ص ۲۴۶ حاشیہ ۱۲

(۱۱) حاشیہ علی الکنز لمولانا بدر الدین العینی ص ۲۴۶

(۱۲) فقہ السنن والآثار لیدعیم صاحب ص ۲۰۲

(۱۳) خلاصۃ الفتاویٰ ص ۳ ج ۳

(۱۴) لسان الحکام ص ۴

(۱۵) در الاحکام ص ۴۰۵ ج ۲

صاحب الہدایہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں۔

ولا یسئ لہم فستہ ولا باغیوں کی جماعت کو قید

یسئ لہم مال لقول نہ کیا جائے۔ یعنی غلام

علی رضی اللہ عنہ اور باندیاں نہ بنایا جائے

یوم الجمیل لا یقتل نہ ان کا مال تقسیم کیا جائے

اسیر ولا یکشف ستر حضرت علیؑ نے فرمایا تھا یو

ولا یؤخذ مال وہو جمل میں کہ ان کا قیدی قتل

القدوۃ فی ہذا الباب نہ کیا جائے۔ نہ انہیں تنگ

کیا جائے۔ اور نہ ان کا مال

لیا جائے اور حضرت علیؑ اس

باب میں قائل ہیں۔

الہدایہ اولین ص ۵۸۹

وهكذا في الجوهر النيرة ص ٣٨١ ج ٢

وهكذا في بحر المراتب ص

وهكذا في مستخلص الحقائق ص ٥٨٩

وهكذا في تبين الحقائق ص ٢٩٥ ج ٢

وهكذا في حاشية الكنز مولانا اعزازي صاحب

صفحة ٢٠٤

وهكذا في حاشية الكنز مولانا محمد رفيع صاحب

صفحة ١٩٤

وهكذا في حاشية الكنز مولانا محمد حسن صاحب

صفحة ١٩٤

وهكذا في حاشية الكنز للعلامة بدر الدين العيني ص

وهكذا في عمدة الرعاية حاشية شرح وقايه

صفحة ٣٢٤

وهكذا في فتاوى بنزاريه ص ١٣٣ ج ٥ -

خاتمہ الکلام

آخر میں ہم احناف کے مایہ ناز مفسر و فقیہ امام ابو بکر الجصاص
و مایہ ناز محدث و فقیہ ملا علی القاری کی آراء پیش کر کے بحث
کو ختم کرتے ہیں۔ استنصار تو ممکن نہیں منصف مزاح قاری
کے لئے یہی کافی ہے۔ اور ہندی کا کوئی علاج نہیں۔
ما قال الامام ابو بکر الجصاص رحمۃ اللہ علیہ

امام ابو بکر الجصاص کی رائے گرامی

احکام القرآن میں لکھتے ہیں	امام ابو بکر الجصاص
نیز حضرت علی ابن ابی طالب	الحنفی رحمۃ اللہ تعالیٰ
نے باغیوں کے ساتھ تلوار	ایضاً قاتل علی ابن ابی
سے قتال کیا۔ اور آپ کے	طالب رضی اللہ عنہ
ساتھ بڑے بڑے جلیل القدر	الفتنۃ الباعینہ بالسیف
صحابہ تھے۔ اہل بدر جن کی	ومعه من کرام الصحابة

واهل بدر من قد علم

مکانهم وکان محققاً

فی قتالہ ^۱ ولم یخالف

فیہ احدٌ الا الفئۃ

الباغیۃ التي قاتلته

والتبا عھا

وقال النبی صلی اللہ

علیہ وسلم لعمار

تقتلک الفئۃ الباغیۃ

وهذا خبر مقبول من

طریق التواتر ^۱

احکام القرآن ^{۴۹۲} ج ۳

ص ۴۹۲

* * *

قدر و منزلت معلوم ہے۔

اور آپ اس قتال میں حق

پر تھے۔ اس میں کوئی ایک

بھی مخالف نہیں ہے مگر

باغی جنہوں نے اس سے

قتال کیا اور ان کے پیروکار

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وسلم نے حضرت عمارؓ

کو فرمایا تھا۔ کہ تجھے باغی

گروہ قتل کرے گا۔

اور یہ حدیث بطریق تواتر

منقول و مقبول ہے اور

اعلام نبوت سے ہے۔

۱۔ حتی ان معاویۃ لم یقدر علی الجھدہ یہاں تک کہ خود معاویہ
اس حدیث کا انکار نہیں کر سکا۔

① قلت فاذا كان الواجب عليه ان يبرح عن بغية باطاعته انما
ويترك المخالفة وطلب الخلافة المنقبة - بين (على قارى) كشافون
معاوية يروا انهم اذ غارت دركش ۴۹
مروقت انما كى الملت كرى

سے ماقال على القارى الحنفى :

حضرت ملا علی القاری الحنفی کی رائے گرامی

حضرت ملا علی قادری حنفی مرقاة شرح مشکوٰۃ میں حدیث
قتل عمار پر طویل بحث کی ہے۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ
کی تاویلات کو ظاہر الفساد قرار دیا ہے۔ پھر کسی صاحب کا
قول تنقل کیا کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف ان تاویلات
کی نسبت صحیح نہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایسی صریح البطلان
تاویلات کیونکر کر سکتے ہیں۔ تو اس پر حضرت قاری صاحب
لکھتے ہیں۔ کہ قتل عمار نص صریح ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ کا گروہ یا عتی تھا۔ پھر جب انہوں نے تاویل بھی نہیں کی۔
(یا کی ہے اور وہ صریح البطلان ہے) تو معلوم ہوا

فتین بھذا ۱۱ نہ کان
فی الباطن با عیادنی
الظاہر مستتر ابدم
عثمان مرا عیا مراہیا

پس اس سے ظاہر ہوا کہ وہ (معاویہ)
باطن میں باغی تھے۔ اور
ظاہر میں اپنی بغاوت کو
چھپانے والے تھے دم عثمان

اور اس نے منقہ خلافت کی خواہش کی۔
اور اس نے اپنی بغاوت کو چھپانے کی کوشش کی۔

کی آڑ محض دکھلا دانتھی۔
پس یہ حدیث ان پر لے
کرتے والی ہے اور ان
کے عمل سے روکنے والی ہے
لیکن جو تقدیر کا لکھا تھا ہو
کوئی نہ بدلتا۔ پس ہو گیا قرآن
اور حدیث بھی ممتروک۔

فجار هذا الحدیث
علیه ناعیا و عن
عمله ناهیا و لکن
کان ذالک فی کتاب
مسطوراً فصار کل من
القرآن والحدیث
مہجوراً
مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ص ۱۱۱ جلد ۱

نیز قاری صاحب شرح شفا میں لکھتے ہیں۔

اما معاویہ و اتباعہ
فیجور نسبتہم الی الخطا
و البغی و الخروج و
الفساد و اما لعنہم
فلا یجوز ہلا
حضرت معاویہ رضی اللہ
اور ان کے اتباع کی طرف
خطا، بغاوت، خروج
اور فساد کی نسبت کرنی
جائز ہے مگر لعنت کرنی
ہرگز جائز نہیں۔

شرح شفا ص ۵۵ ج ۲

ہمارا سوال

جملہ مخاصمین سے بالعموم اور مولانا عبد القدیر صاحب
اور قاضی منظر صاحب سے بالخصوص ہمارا سوال ہے کہ
کیا یہ تمام بزرگوار جن کی آراء پیش کی گئی ہیں۔ بازاری
قائم کے لوگ تھے۔ جنہوں نے سہوقیانہ حرکتیں کر کے حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ کی توہین کی ہے۔ اصل قائل تو یہ بزرگوار
ہیں۔ بندہ تو ناقل ہے۔ لیکن بُرا ہو تعصب کا کہ حق غنائی
میں حائل ہو جاتا ہے۔

فمن لم يجعل الله نورا فما له من نور

اللهم اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين
العمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين
امين يا رب العالمين